یورپ

روم میں پہلی مسجد کی تعمیر — "مسلم توقعات" اور مسیحی ردِ عمل

روم میں تقریباً ایک ہزار چرچ ہیں اور دُنیا کا سب سے بڑا چرچ بھی یہیں واقع ہے۔ ایک نسل پہلے تک اِس شہر میں کسی مسجد کی تعمیر ویٹی کن افسران اور عام آدمی کے لیے ناقابلِ یقین تصوّر تھا۔ تاہم بدلتی ہوئی دُنیا میں جہاں دوسرے بہت سے ناقابلِ یقین تصوّرات حقیقت کا روپ اختیار کر رہے ہیں، وہیں روم کی کیتھولک سرزمین پر یورپ کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کے مراحل سے گزر کر نمازیوں کے لیے کھول دی گئی ہے۔ روم اور اِس کے گردو نواح میں مسلمان آبادی چالیس ہزار سے متجاوز ہو چکی ہے اور آئے روز اِس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کیتھولک مسیحی برادری کے بعد مسلمان دوسری بڑی برادری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں دوسری ویٹی کن کونسل میں رومن کیتھولک چرچ نے سرکاری طور پر اسلام کے لیے احترام کے جذبات کا اظہار کیا اور اِس کے بعد بعض ویٹی کن افسران کے ذاتی خیالات سے قطع نظر مجموعی طور پر مسلم - مسیحی تعلقات کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ ۱۹۷۳ء میں سعودی عرب کے شاہ فیصل شہید نے روم کی مسلمان آبادی کی دینی عبادت کی شایانِ شان طریقے سے ادائیگی کے لیے مسجد کی تعمیر کی ضرورت محسوس کی اور اِس مقصد کے لیے اطالوی حکومت سے جگہ کا عطیہ حاصل کیا۔ مسجد کا ڈیزائن ایک عراقی اور دو اطالوی ماہرینِ تعمیرات نے تجویز کیا۔ گیارہ سال کے عرصہ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ اِس کے بڑے گنبد کا قطر ۲۰ میٹر ہے جِس کے ارد گرد بیس چھوٹے گنبد ہیں۔ مسجد کے مینار کی اونچائی ۲۶ میٹر ہے۔ مسجد پر پانچ کروڑ امریکی ڈالر خرچ آئے ہیں۔ یوں تو اِس خطیر رقم کی فراہمی میں ۲۲ مختلف مسلمان لوگوں کے عطیات شامل ہیں، تاہم غالب حصہ سعودی عرب کا ہے۔

مسجد اور اسلامی مرکز کے افتتاح سے روم کی مسلمان آبادی کو جہاں اجتماعی عبادات اور دینی تقریبات کی ادائیگی میں سہولت ہوگی، وہیں یہ ادارے اسلام کے بارے میں یورپ میں صدیوں سے رائج غلط تصورات کو درست کرنے میں مدد دیں گے۔ مسجد کے شیریں زبان امام محمود حمّاد اپنی اس خواہش کو چھپا کر نہیں رکھتے کہ ایک روز پوپ جان پال دوم مسجد اور اسلامی مرکز میں تشریف لائیں گے اور یہ اقدام مسلم - مسیحی خوشگوار تعلقات میں سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر جائے گا۔ واضح رہے کہ پوپ نے ۱۹۸۶ء میں روم کی یہودی عبادت گاہ کا دورہ کیا تھا۔ امام محترم نے افتتاحِ مسجد کے موقع پر رائٹر کے نمائندے سے کہا کہ "اُن کی خواہش اور دُعا ہے کہ پوپ جان پال دوم تشریف لائیں۔ وہ ایک مذہبی شخصیت ہیں اور یہاں اُنہیں خوش آمدید کہا جائے گا۔" جناب پوپ نے متعدد مسلمان ممالک کا

دورہ کیا ہے مگر وہ آج تک کسی مسجد میں نہیں گئے۔

مسجد کے افتتاح کے چند روز بعد بنیاد پرست مسیحیوں کی متعدد تنظیموں نے ایک احتجاجی اجتماع کا اہتمام کیا جس میں اطالوی پارلیمنٹ کی خاتون سپیکر نے بھی شرکت کی۔ سرکاری طور پر وضاحت کی گئی ہے کہ اُن کی شرکت ذاتی حیثیت میں ہے، مگر اُن کی موجودگی نے اطالیہ کے سیاسی حلقوں میں کچھ ارتعاش پیدا کر دیا ہے۔ ایک اصلاح پسند رکن پارلیمنٹ نے تو اُن کے استعفاء کا مطالبہ کر دیا ہے۔ جن تنظیموں نے احتجاجی دُعا میں حصہ لیا ہے، اُن میں سے ایک کا نام "لے پانٹے ثقافتی مرکز" ہے۔ تنظیم کا یہ نام اُس "واقعہ" کی یاد میں رکھا گیا ہے جب ۱۵۷۱ء میں "لے پانٹے" کے مقام پر تُرک بحری بیڑے کو شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر پوپ جان پال دوم نے "کیتھولک نیوز سروس" کے مطابق کہا کہ "جہاں میں اِس بات پر خوش ہوں کہ روم میں مسلمان اپنی مسجد میں جمع ہو کر عبادت کر سکتے ہیں، وہیں میں اپنی بھر پور اُمید کا اظہار کرتا ہوں کہ کرۂ ارض کے ہر گوشے کے مسیحی اور اہلِ ایمان اپنے اپنے عقیدے کے آزادانہ اظہار کا حق رکھیں گے۔"

متفرّق

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: غیر ملکی امداد میں کٹوتی پر ایونجلیکل گروہوں کا احتجاج

گزشتہ سال نومبر میں ایوانِ نمائندگان اور سینیٹ میں ری پبلکن پارٹی کی زبردست کامیابی کے بعد یہ محسوس کیا جانے لگا تھا کہ متوازن بجٹ کے نام پر معاشرے کے غریب طبقوں کو حاصل بعض رعایتیں ختم ہو جائیں گی۔ اِس طرح بین الاقوامی اداروں کو دی جانے والی امداد میں معتد بہ کمی آ جائے گی، اور امریکی غیر ملکی امداد کا مستقبل بھی بحیثیتِ مجموعی اس سے مختلف نہ ہو گا۔ ایوانِ نمائندگان میں مجوّزہ بجٹ پر بحث اور کٹوتیوں نے ان خدشات کو درست ثابت کر دیا ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنماؤں کو تو اعتراضات ہیں ہی، امریکہ کے مذہبی حلقوں میں بھی بے چینی پائی جاتی ہے جس کا اظہار وقتاً فوقتاً مذہبی رہنماؤں کی طرف سے جاری ہونے والے بیانات سے ہوتا ہے۔

سینیٹ میں نارتھ کرولینا کے نمائندے جیسّی ہیلمز (Jesse Helms) نے ایک مسوّدہ قانون پیش کیا ہے جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ "امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی" (U.S Agency